اجراء: ۹/۳/۴۴ھ
وارد: ۱۴/۳/۴۴ھ

(447)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مفتی صاحب۔۔۔

میں نے سنا ہے کہ آدمی جب سفر پر ہو اور اس کا سارا مال چوری ہو جائے یا گم ہو جائے یا ختم ہو جائے تو وہ زکات وغیرہ لے سکتا ہے اگرچہ وہ کروڑپتی ہو اسی طرح حاجی کے متعلق بھی سنا ہے۔ مگر مفتی صاحب آج کل ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے ذرائع ابلاغ اور آمد ورفت نے خوب ترقی کرلی ہے بینک دومنٹ میں آدمی کا سارا سرمایہ نکال کر باہر رکھ دیتا ہے آیا اب بھی ان کے لئے زکات لینا جائز ہے؟

اور گھر والوں سے رابطہ انتہائی آسان ہو چکا ہے وہ گھر والوں سے بھی منگوا سکتا ہے۔

حافظ ظفر اللہ کولاچی

واٹس ایپ نمبر: ۰۳۴۱۲۰۳۶۱۰۶

دار الافتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مفتی صاحب۔۔۔

میں نے سنا ہے کہ آدمی جب سفر پر ہو اور اس کا سارا مال چوری ہو جائے یا گم ہو جائے یا ختم ہو جائے تو وہ زکوٰۃ وغیرہ لے سکتا ہے اگرچہ وہ کروڑ پتی ہو اسی طرح حاجی کے متعلق بھی سنا ہے۔ مگر مفتی صاحب آج کل ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے۔ ذرائع ابلاغ اور آمد ورفت نے خوب ترقی کر لی ہے۔ بینک دومنٹ میں آدمی کا سارا سرمایہ نکال کر باہر رکھ دیتا ہے آیا اب بھی ان کیلئے زکوٰۃ لینا جائز ہے؟

اور گھر والوں سے رابطہ انتہائی آسان ہو چکا ہے وہ گھر والوں سے بھی منگوا سکتا ہے۔

حافظ ظفر اللہ کولاچی

واٹس ایپ نمبر:۰۳۴۱۲۰۳۶۱۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداو مصلیا

واضح رہے کہ صاحب نصاب (جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے بقدر ضروریات اصلیہ سے زائد سامان یا نقدی ہو) کیلئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں البتہ اگر صاحب نصاب اپنے مال پر قادر نہ ہو مثلاً حالت سفر میں اس کا تمام سامان چوری ہو گیا اور اپنے روپے منگوانے کا کوئی ذریعہ نہیں تو ایسے صاحب نصاب مسافر کیلئے زکوٰۃ لینا جائز ہے اگرچہ زکوٰۃ کی بجائے قرض لینا بہتر و اولیٰ ہے۔

لہذا آجکل کے حساب سے جس مسافر یا حاجی کے لیے کسی طریقے سے رقم منگوانا ممکن ہو تو اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

البتہ اگر یہ مسافر کسی ایسے علاقے میں ہو جہاں رقم وصول کرنے کی کوئی سہولت میسر نہ ہو یا کوئی اور وجہ ہو تو اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ اگرچہ اس صورت میں بھی قرض لینا بہتر ہے۔

القرآن المجید سورۃ توبۃ (60)

إنما الصدقٰت للفقرآء والمسٰكين والعٰملين عليها والمؤلفة قلوبهم وفي الرقاب والغٰرمين وفي سبيل الله وابن السبيل فريضة من الله والله عليم حكيم.

ردالمحتار على الدر المختار (340/2) مط: ایچ ایم سعید

(وابن السبيل وهو) كل (من له مال لا معه) في حاشية (من له مال لا معه)۔۔۔ لأنه فقير يداً وإن كان غنياً ظاهراً وقال في الفتح أيضا لا يحل له اى لأن السبيل أن يأخذ اكثر من حاجته، والأولى له أن يستقرض إن قدر ولا يلزمه ذلك لجواز عجزه عن الأداء.

بدائع الصنائع (155/2) مط: رشیدیة

وأما قوله تعالى (وابن السبيل) فهو الغريب المنقطع عن ماله وإن كان غنيا في وطنه لأنه فقير في الحال.

كذافي الكتب الآتية:

جامع الترمذی کتاب الزکوة باب ما جاء من لا تحل له الصدقة (1710) مط: دار السلام للنشر رياض، الجوهرة النيرة (204) مط: البشرىٰ، بدائع الصنائع (157,158/2) مط: رشيدية، اللباب (149/1) مط: قديمی کتب خانه، المبسوط (10/3) مط: دار المعرفة بيروت، فتاویٰ قاضی خان (128/1) مط: حافظ کتب خانه کوئٹه، فتاویٰ عالمگيرية (207/1) مط: قديمی کتب خانه، البناية فی شرح الهداية (188/4) مط: حقانية ملتان، البحر الرائق (422/2) مط: رشيدية

الجواب صحیح

محمد یونس

بندہ محمد یونس لغاری عفا اللہ عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۸/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

اللہ اعلم بالصواب

منظور سعد

بندہ سعد منظور عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۸/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

۱۵/اکتوبر/۲۰۲۲ء

الجواب صحیح

احسان اللہ عفا اللہ عنہ

۱۸/۳/۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

بندہ عبید اللہ سلیم عفا اللہ عنہ

۱۹/۳/۱۴۴۴ھ

مفتی

دار الافتاء

فتوی نمبر ۲۱۱/۵۰

مورخہ ۳/۴/۱۴۴۴ھ

30/10/2022